تحقیقاتی کمیشن برائے سقوط مشرقی پاکستان

کے صدر کے نام ایک درخواست کا متن

منجانب مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر (امیر چہارم مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

واجب الاحترام جناب عالی مقام جسٹس حمود الرحمٰن صاحب صدر تحقیقاتی کمیشن برائے سقوط مشرقی پاکستان!

جناب عالی!

سقوط مشرقی پاکستان صرف پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام دنیائے اسلام کے لیے عظیم المیہ ہے۔ اس سلسلہ میں چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔

۱۔ صدر یحییٰ، ریٹائرڈ جنرلوں کے علاوہ صدر کے مشیر جناب ایم ایم احمد بھی سقوط مشرقی پاکستان کے ذمہ دار ہیں۔

۲۔ خصوصاً اس لیے کہ ایم ایم احمد ایسے فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کے نزدیک:

(الف) مرزا غلام احمد کو نبی نہ ماننے والے سب کافر ہیں۔ (ایم ایم احمد نے اپنے فوجی عدالت کے بیان میں اس کی تصدیق کی ہے لہٰذا ان کے نزدیک پاکستان اسلامی ملک نہیں ہے)

(ب) ان کے فرقہ کے خلیفہ دوم اور جناب ایم ایم احمد کے تایا جان نے فرمایا تھا کہ اگر ملک تقسیم ہو گیا تو ہم پھر سے اسے ملانے کی کوشش کریں گے۔

(ج) ان کے فرقہ نے تقسیم ملک کے وقت باؤنڈری کمیشن میں مسلمانوں کے مطالبہ سے علیحدہ میمورنڈم پیش کر کے بقول جسٹس منیر سخت مخمصہ پیدا کر دیا۔

(د) ان امور کو جناب جسٹس محمد منیر نے تسلیم کیا ہے۔ ایم ایم احمد' یحییٰ' مجیب مذاکرات میں ان کے ہمراہ رہے۔ مشرقی پاکستان کے رہنماؤں نے ان کے چلن کے باعث ان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا۔

صدر یحییٰ کے افواج بحریہ پاکستان کے لیے منظور کردہ دس کروڑ روپے ادا نہ کر سکے۔ اس طرح ایم ایم احمد نے پاکستان کی بحری قوت کو کمزور رکھا۔

ایم ایم احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ان کی قادیان (بھارت) کی شاخ نے بنگلہ دیش کی جانب سے بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا جبکہ قادیان میں مقیم ان کے ممبران کو خلیفہ ربوہ ہی مقرر کرتے ہیں اور ان کے مصارف ادا کرتے ہیں۔

جناب والاشان!

بحریہ کے بجٹ کے متعلق شہادت کے لیے جناب مظفر وائس ایڈمرل کو طلب فرمایا جائے۔ دیگر امور کے متعلق تحریری شہادت موجود ہے جو عند الطلب پیش کی جا سکتی ہے۔

لال حسین اختر فیض باغ لاہور

امیر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان' تغلق روڈ ملتان

دلائل متعلقہ جز و نمبرا

سقوط مشرقی پاکستان یحییٰ خان اینڈ کو کی حرکات قبیحہ' فرض ناشناسی' ملک وملت سے غداری کا نتیجہ ہے۔ جو لوگ یحییٰ خان کے ساتھ شریک کار تھے' ان میں سب سے زیادہ یحییٰ خان کو ایم ایم احمد ہی پر اعتماد تھا اور مسٹر احمد ہی نے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا پلان تیار کیا تھا۔

یحییٰ خان کا سب سے زیادہ معتمد

یہ حملہ آپ پر اس وقت کیا گیا جب کہ محترم جناب صدر مملکت آغا محمد یحییٰ خان ملک سے باہر دو روز کے لیے ایران تشریف لے گئے تھے اور صاحبزادہ ایم ایم احمد بطور قائم مقام

صدر کام کر رہے تھے۔
(قادیان کا آرگن' بحوالہ ماہنامہ "الفرقان"' ربوہ ستمبر ۱۷ء' ص ۶)

مشرقی پاکستان کی علیحدگی

قومی اسمبلی کی بساط لپیٹ دینے کے ساتھ ہی مشرقی پاکستان کی قسمت کا فیصلہ ذہنی طور پر کر لیا گیا تھا۔ یہ بات عام طور پر کہی جاتی ہے کہ ایم ایم احمد نے ایک مضبوط رپورٹ تیار کی جس میں اعداد و شمار سے ثابت کیا گیا کہ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے سے مغربی پاکستان کی حیثیت قائم رہے گی اور اس میں استحکام پیدا ہو گا۔
(اردو ڈائجسٹ' ص ۳۰' فروری ۱۹۷۲ء)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۲

(الف) ذیلی دفعہ (۱) ایم ایم احمد نے اپنے مبینہ حملہ آور محمد اسلم قریشی کے مقدمہ فوجی عدالت میں بیان دیتے ہوئے کہا "میرا دادا نبی تھا اور جو شخص اسے نبی نہیں مانتا' وہ کافر ہے"
(مندرجہ ماہنامہ "الحق" اکوڑہ خٹک' رمضان ۹۱ھ)

(ب) ایم ایم احمد کے والد مرزا بشیر احمد ایم اے نے اپنی کتاب کلمہ الفصل ص ۱۱۰ پر لکھا ہے کہ "ہر ایک شخص جو موسیٰ کو نبی مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو تو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو تو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا' وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے"۔

(ج) ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکیں۔
(انوار خلافت' ص ۱۰' از بشیر الدین محمود' خلیفہ دوم قادیانی)

(د) مسٹر ظفر اللہ نے بے باکی اور جرات سے کہا کہ بے شک میں نے قائد اعظم کا جنازہ عمداً نہیں پڑھا۔ مولانا نے پوچھا کیوں؟ مسٹر ظفر اللہ نے جواب دیا کہ میں اس کو سیاسی لیڈر

سمجھتا تھا۔

حضرت مولانا نے دریافت فرمایا کہ کیا تم مرزا قادیانی کو پیغمبر نہ ماننے والے سارے مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہو؟ حالانکہ تم اسی حکومت کے وزیر بھی ہو۔

سر ظفراللہ نے کہا کہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر۔ تم کو بھی ایسا سمجھنے کا حق ہے۔

(سر ظفراللہ خان بحوالہ مولانا محمد اسحاق' خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد' بحوالہ زمیندار'
مورخہ ۸ فروری ۱۹۵۰ء' بحوالہ الفلاح پشاور' ۲۸ اگست ۱۹۴۹ء)

جب پاکستان کے تمام اسلامی فرقے مرزائیوں کی نظر میں مسلمان ہی نہیں تو پاکستان اسلامی حکومت بھی نہیں۔

ان کی بعض تحریروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ تقسیم کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ اگر ملک تقسیم ہو گیا تو وہ اسے دوبارہ متحد کرنے کی کوشش کریں گے۔

(رپورٹ تحقیقاتی عدالت' مرتبہ جسٹس محمد منیر' ص۲۰۹)

قادیان جماعت احمدیہ کا مرکز ہے۔ جس کی شاخیں ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات کی وجہ سے متعدد احمدیوں کو قادیان مجبوراً چھوڑنا پڑا تھا اور وہ واپس آ کر یہاں بسنے کے لیے بے قرار ہیں۔

(بحوالہ کارروائی قادیان جماعت احمدیہ کا ۵۹ واں اجلاس' مندرجہ الفضل لاہور'
۳۱ دسمبر ۱۹۴۹ء)

ذیل دفعہ ج

اس ضمن میں ایک بہت ناگوار واقعہ کا ذکر کرنے پر مجبور ہوں۔

میرے لیے یہ بات ہمیشہ ناقابل فہم رہی ہے کہ احمدیوں نے علیحدہ نمائندگی کا اہتمام کیوں کیا۔ اگر احمدیوں کو مسلم لیگ کے موقف سے اتفاق نہ ہو تا تو ان کی طرف سے علیحدہ نمائندگی کی ضرورت ایک افسوس ناک امکان کے طور پر سمجھ میں آسکتی تھی۔ شاید وہ علیحدہ ترجمانی سے مسلمان مسلم لیگ کے موقف کو تقویت پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن اس سلسلہ میں انہوں نے شکرگڑھ کے مختلف حصوں کے لیے حقائق اور اعداد و شمار پیش کیے۔ اس طرح احمدیوں نے یہ پہلو اہم بنا دیا کہ نالہ بھیں اور نالہ بستر کے درمیانی علاقہ میں غیر مسلم اکثریت

آباد ہے اور اس دعویٰ کے لیے دلیل مہیا کردی کہ نالہ اچھ اور نالہ بھیں کا درمیانی علاقہ از خود بھارت کے حصہ میں آجائے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ علاقہ ہمارے (پاکستان) کے حصہ میں آگیا ہے لیکن گورداسپور کے احمدیوں نے اس وقت ہمارے لیے سخت مخمصہ پیدا کردیا۔

(بیان جسٹس محمد منیر' اخبار نوائے وقت لاہور' ۶ جولائی ۱۹۶۴ء)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۳

یحییٰ مجیب مذاکرات ۷۱ء میں ایم ایم احمد کی حرکات کے باعث مشرقی پاکستان کے انتہائی ذمہ دار حلقوں نے شکوک و شبہات کا اظہار کیا۔

۲۴ مارچ کو ڈھاکہ میں ایم ایم احمد کی موجودگی پر انتہائی ذمہ دار حلقوں نے شکوک کا اظہار کیا کہ انہوں۔ نے اقتصادی امور کے سیکرٹری' منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین صدر کے اقتصادی امور کے مشیر اور مشرقی پاکستان میں طوفان زدہ افراد کی آبادکاری کی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے ہمیشہ مشرقی پاکستان کو اقتصادی طور پر محروم رکھا۔

(جنگ کراچی' ۲۶ مارچ ۷۱ء' ص ۸' کالم نمبر ۵)

مولانا شاہ احمد نورانی ایم این اے نے عوام پر زور دیا کہ وہ ملک کے اتحاد اور سالمیت کی خاطر مزید قربانیاں دینے کے لیے تیار رہیں اور ملک کو تقسیم کرنے کی تمام سازشوں کو ناکام بنادیں۔

انہوں نے بتایا کہ مشرقی پاکستان کے اخبارات صدر کے اقتصادی مشیر مسٹر ایم ایم احمد کی ڈھاکہ میں موجودگی پر نکتہ چینی کررہے ہیں۔ اس کے باوجود وہ مذاکرات میں صدر کے مشیر کی حیثیت سے کام کررہے ہیں۔

(روزنامہ مشرق لاہور' ۲۵ مارچ ۷۱ء' صفحہ آخری' کالم نمبر ۲)

دلائل متعلقہ جزو نمبر ۴

سازش کا پانچواں حصہ "ہماری بحریہ کو جس قدر نظرانداز کیا گیا' وہ بڑا ہی تکلیف دہ المیہ ہے۔ یحییٰ خان نے وائس ایڈمرل مظفر حسن کو اختیار دیا تھا کہ وہ ہر سال دس کروڑ

روپے بحریہ کو مضبوط بنانے کے لئے اپنی مرضی سے خرچ کر سکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ اس کے متعلق پلان تیار کیا گیا مگر آخری وقت پر جناب ایم ایم احمد نے جواب دیا کہ یہ رقم ہم نہیں دے سکتے۔

(اردو ڈائجسٹ، جنوری ۷۲ء، ص ۵۵)

دلائل بابت جزو نمبر ۵

جناب ایم ایم احمد جس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں، ان کی قادیان (بھارت) شاخ نے بنگلہ دیش کی حمایت کی اور بھارت سرکار کو مکمل تعاون کا یقین دلایا اور بھارتی وزیراعظم مسز اندرا گاندھی کی حمایت کے علاوہ مالی امداد دینے کا بھی اعلان کیا گیا۔

(ایڈیٹر کا مضمون، روزنامہ "جسارت" کراچی، ۱۴ ستمبر ۷۱ء)

قادیان (بھارت) میں مرزائی جماعت کو مالی امداد پاکستان کے مرزائیوں کی طرف سے دیے جانے کا اعتراف ایم ایم احمد نے فوجی عدالت کے بیان میں کیا ہے نیز یہ کہ قادیان کے نظم و ضبط، نظامت ربوہ ہی کے ماتحت ہیں۔